قرآن پاک کی تاثیر

قرآن پاک اصل میں نازل ہی سمجھنے کے لیے ہوا اس کو اللہ نے اس لیے بھیجا کہ اسکے مضامین کو جانا جائے کہ اللہ اپنے بندوں سے کیا خطاب کرتا ہے آج ہمارے معاشرے کی جو حالت ہے دکھ تکلیفیں پریشانیاں جو لوگ سہہ رہے ہیں اس کی ایک بہت بڑی وجہ قرآن سے دوری ہے کیونکہ قرآن پاک کو لوگ اس طرح سے جانتے نہیں ہیں سمجھتے نہیں ہیں نہ ہی قرآن پاک کی تعلیم کو اس طرح لینا چاہیے اس سے یہ مسئلے پیدا ہوئے۔ آج بھی اگر دیکھا جائے تو پوری ایمانداری سے عرض کرتے ہیں کہ ہماری جو ۹۹ پرسینٹ خواتین جو ہیں وہ صرف قرآن کی عربی پڑتی ہیں اور عربی پڑھنے سے قرآن سمجھ میں نہیں آتا اور صرف عربی پڑھی جائے ایسا نہیں ہونا چاہیے بلکہ قرآن پاک کی عربی کے ساتھ ساتھ ترجمہ بھی ضروری ہے اور اگر کسی نے ترجمہ نہ پڑھا تو وہ اس غلط فہمی میں نہ رہے اس نے قرآن ہی نہیں پڑھا یہ بہت بڑا ہمارا علمیہ ہے جس میں ہمارے گھروں کی خواتین خاص طور پر اور مرد بھی ساتھ ہی شامل ہیں۔ انہوں نے جب سے یہ سوچا ہے کہ ہم نے قرآن پڑھا ہوا ہے۔

عام طور پر پوچھتے ہیں او ناظرہ پڑھا ہے تو نے جی پڑھا ہوا ہے بئی ناظرہ مقصود نہیں ہے ناظرہ تو نہیں اللہ نے مانگا تھا اللہ نے قرآن سمجھ کے لیے نازل کیا ہے لحاظ اللہ نے کہا کیا ہے یہ ایک ایسی بدنصیبی ہے ہمارے سارے مسئلوں کی یہ جڑ ہے کہ ہم قرآن کو ترجمے سے نہیں پڑھتے ہیں ہمیں پتہ ہی نہیں اللہ نے کیا کہا لحاظہ پھر موج کرتے ہیں اپنی مرضی کرتے ہیں جب ہمیں پتہ ہوگا کہ قرآن میں اللہ نے ہمیں یہ کہا ہے تو پھر عمل کی توفیق حاصل ہوگئی تو یہ وہ کتاب ہے جو ایک بچے کو بھی گائیڈ کرتی ہے ایک جوان کو بھی کرتی ہے ایک بوڑھے کو بھی کرتی ہے ایک شادی شدہ کے لیے بھی کتاب قرآن ہی ہے غیر شادی شدہ کے لیے بھی کتاب قرآن ہی ہے بچوں والی کے لیے بھی کتاب قرآن ہی ہے لیکن وہ سمجھے پڑھے دیکھے کہ اللہ نے اس کو قرآن میں کیا کہا ہے۔

"قرآن پاک کی لذت اسے ہی آتی ہے جو ترجمہ پڑھتا ہے جو ترجمہ نہیں پڑھتا ہے اسے قرآن پاک کی لذت حاصل نہیں ہوسکتی قرآن کا ایک مزہ ہے یہ بڑی مزیدار دل میں اترنے والی کتاب ہے"

لیکن چونکہ لوگوں نے لفظوں سے صرف پڑھنا سیکھا ہے ساری زندگی آپ سورۃ یسین پڑھتی رہیں لیکن اگر آپ اس کے معنی نہیں جانیں گئیں تو آپ کو سورۃ یسین کا وہ مزہ نہیں آئے گا جو اصل میں سورۃ یسین کو نازل کرنے کا مقصد تھا۔ عام طور پر خواتین بہت خوش ہوتی ہیں آ کر کہتی ہیں میں پوچھتا ہوں بیٹا قرآن پڑھتی ہو ہاں جی روز پڑھتی ہوں کیا پڑتی ہو سورۃ یسین روز پڑھتی ہوں اچھا تو سورۃ یسین میں اللہ نے کہا کیا ہے تم پڑتی ہو نہ کیا کہا اللہ نے **یٰسٓ ۰ وَ الْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ ۰ اِنَّکَ لَمِنَ الْمُرْ سَلِيْنَ** بئی یہ تو قرآن کی آیت ہے کہا کیا ہے اس میں اللہ نے کیا بولا ہے اس میں اللہ نے تجھ سے **اِنَّکَ لَمِنَ الْمُرْ سَلِيْنَ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ تَنْزِيْلَ الْعَزِيْزِ الرَّ حِيْمِ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ** میں نے کہا بئی یہ تو تم عربی پڑھ رہی ہو مجھے بتاؤ اللہ نے بولا کیا ہے اس میں نہیں حضرت صاحب یہ تو مجھے نہیں پتہ جی یہی چاہتا ہے کہ چوک میں بڑا سا سوفٹ کا لکھ کر لگا یا جائے کہ

جس نے صرف عربی پڑھی اس نے قرآن نہیں پڑھا۔ قرآن ترجمے کے ساتھ ہے

جب تک آپ اس کا توجمہ نہیں جانتی ہیں یہ شیطان کی بہت بڑی چال ہے کہ وہ صرف آپ کو عربی پڑھتا رہتا ہے اور آپ کے دل میں یہ بات ڈال دیتا ہے کہ توتے بہت نیک عورت آئے روز تو پڑنی ائے قرآن کیا بات ائے تیری کیا بات ائے ماشاء اللہ وہ آپ کے دل کو یہ تسلی دے دیتا ہے کہ یہ یہی تک رہے اس سے آگے نہ جائے لحاظہ آپ دیکھتی ہیں کہ لوگ قرآن بھی پڑھتے ہیں لیکن جھوٹے بھی ہیں لوگ نماز بھی پڑھتے ہیں لیکن بے نمازی بھی ہیں لوگ قرآن بھی پڑھتے ہیں لیکن دغا باز بھی ہیں فریبی بھی ہیں گہنگار بھی ہیں زنی بھی ہیں شرابی بھی ہیں سارا کچھ ہیں قرآن بھی پڑھتے ہیں۔

پتہ چلا قرآن عربی میں صرف نہیں ہے بلکہ قرآن تو ترجمے کیساتھ ہے اور اس بات کو جتنا پھیلاؤ اتنا کم ہے کم از کم میری اپنی بچیاں اس شعور کو اتنا پھیلا دیں کہ روزانہ کہی نہ کہی ضرور اس بات کو میسج کر دیں یا کہی بیٹھی ہوں تو دوستوں میں تو یہ بات کر دیں یہ آپ کی ڈیوٹی ہے اس شعور کو بیدار کریں یہ جو زنگ جم گیا ہے لوگوں کے دلوں کے اوپر اس نے ہمارا جینا حرام کیا ہوا ہے۔ قرآن ترجمے کیساتھ ہے اس کے بغیر قرآن نہیں ہے۔

آیت نمبر ۸۳ (سورۃ المائدہ)

وَاِذَا سَمِعُوْ مَآ اُنْزِلَ اِلَى الرَّسُوْلِ تَرٰۤى اَعْيُنَهُمْ تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ مِمَّا عَرَفُوْ امِنَ الْحَقِّ يَقُوْلُوْ نَ رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ

ترجمہ:

اللہ ارشاد فرماتا ہے

''اور جب وہ قرآن سنتے ہیں جو اتارا گیا رسول کی طرف تو توں دیکھے گا ان کی آنکھوں کو کہ وہ چھلک رہی ہوتی ہیں آنسوؤں سے اس لیے کہ انہوں نے حق کو پہچان لیا کہتے ہیں اے ہمارے رب! ہم ایمان لے آئے پس تو ہمیں اسلام کی صداقت کی گواہی دینے والوں میں لکھ لے۔''

اس آیت میں بہت بڑی تعلیم ہے، ہم چونکہ ایسے لوگ ہیں جو زیادہ تر غور کم کرتے ہیں ہماری نسل میں یا ہماری قوم میں عادت ہے کہ ہم غور کم کرتے ہیں غور کم کرنے والے لوگ ہیں ہم غور نہیں زیادہ کرتے اور سطحی چیزوں کی طرف دیکھتے ہیں یہ ایک ایسا مرض ہے جس میں میں اور آپ بے بس ہیں ہماری پوری قوم کو یہ مرض ہے کہ ہم غور نہیں کرتے کوئی زرہ سی بات سنائے گا پوری طرح غور نہیں کریں گے فورا فیصلہ کر دیں گے آپ زرہ سی اخبار پڑھیں گے ایک سطر پڑھیں گے فورا فیصلہ کرلیں گے یہ کیا ہو رہا ہے اور لوگ اخبار بھی تفصیل سے نہیں پڑھتے بلکہ سرخیاں پڑھتے ہیں موٹی موٹی خبر پڑھ لیت ہیں بس باقی چھوڑ دیتے ہیں تو یہ ہماری قوم کا ویسے ہی ایک مسئلہ ہے کہ ہم غور کم کرتے ہیں بہت تھوڑا غور کرتے ہیں جبکہ قرآن پاک جو ہے یہ اپنی ایک تاثیر بیان کر رہا ہے۔ **اس آیت میں قرآن کی ایک تاثیر بیان ہو رہی ہے کہ قرآن پاک ایک ایسی کتاب ہے جب کوئی اس کو غور سے سن لیتا ہے سمجھ لیتا ہے تو یہ ہو نہیں سکتا کہ اس کی آنکھیں آنسوؤں سے تر نہ ہو جائیں۔**

آنسو اس وقت آتا ہے جب انسان کا دل نرم ہوتا ہے اور دل اس وقت نرم ہوتا ہے جب انسان کسی بات کو بہت زیادہ اپنے دل پر لیتا ہے سوچتا ہے تو پھر دل کی نرمی حاصل ہوتی ہے تو قرآن اس آیت میں واضح کر رہا ہے کہ اے نبی آپ جب قرآن پڑھیں گے نہ تو آپ جب سامنے قرآن کی تلاوت کریں گے تو ان کی آیتیں سن کر توں دیکھے گا ان کی آنکھیں آیتیں سن کر آنسوؤں سے تر ہو جائیں گی۔

☆ قرآن پاک کی اصلیت سمجھ ہے اب روئے گا تو وہی نہ جس کو سمجھ آئی ہے جس کو سمجھ ہی نہیں آئی اس کی آنکھوں سے آنسوؤں کیوں بہے گے جس کو پتہ ہی نہیں چلا کہ قرآن کی آیت نے کیا کہا ہے کبھی نہیں رو سکتا روئے گا وہی جس کو سمجھ آئی ہے۔ جسے سمجھ ہی نہیں آئی اس نے کیوں رونا ہے۔

مثال

قاری صاحب کسی مجمعے میں تلاوت کر رہے تھے تو وہ تلاوت جو ہے وہ جہنم کی آیتوں کی تھی قرآن میں بہت ساری آیتیں ہیں جو دوزخ کی آیتوں پر مشتمل ہیں اللہ نے اس پر عذاب کی بات کی ہے بہت ساری آیتیں ہیں تقریبا دو ہزار سے زیادہ آیات تقریبا دوزخ کی کیفیات کے اوپر ہیں آگ ہے سزائیں ہیں بہت کچھ ہے تو قاری صاحب تلاوت کر رہے تھے پورا مجمعہ سامنے بیٹھا ہے اور آپ کے سامنے اگر کوئی اردو میں بات کرے اور یہ کہے کہ دوزخ میں یہ ہے دوزخ میں فلاں ہے یہ سزا ہوگی یہ سزا ہوگی تو آپ یقیناً کہیں گے۔ استغفر اللہ اللہ معاف کرے یا آپ غم کا اظہار ضرور کریں گے دکھ کا اظہار کریں گے کہ کس قدر سختی ہے اللہ نے کیسی سزائیں رکھی ہیں ان لوگوں کے لیے جو اس کے نافرمان ہیں اردو میں کوئی یا کوئی پنجابی میں آپ سے بات کرے لیکن وہی بات عربی میں ہو رہی ہے چونکہ ہمیں ترجمہ نہیں آتا پتہ ہی کوئی نہیں ہے کہ کوئی کیا بھول رہا ہے تو مجمعہ سامنے بیٹھا ہے پتہ ہی کوئی نہیں ہے قاری صاحب دوزخ کی آیتیں پڑھ رہے ہیں۔ اب ہونا تو یہ چاہیے تھا جب وہ یہ آیت پڑھتے تو سارے مجمعے کو یہ کہنا چاہیے تھا استغفر اللہ معاف کرے اللہ ہمیں بچالے۔ لیکن چونکہ پتہ ہی کوئی نہیں لحاظہ انہوں نے جونہی آیت ختم کی تو پورا مجمعہ جو ہے سبحان اللہ کہتا ہے۔ سبحان اللہ تو خوشی کا اظہار ہے جیسے کہتے ہیں نہ جب کسی کو کوئی اچھی چیز ملے ساتھ ہی آپ کہتے ہیں سبحان اللہ اچھی بات ہوگئی ہے مجھے خوشی ہوئی تمہیں یہ نعمت حاصل ہوئی تو وہ سبحان اللہ کہنا تو خوشی کا اظہار تھا کیا یہ اللہ کی آیتوں کے ساتھ مذاق نہیں ہے کیا یہ اللہ کی آیتوں کے ساتھ گلونا کھیل نہیں کھیلتے ہم اتنا بڑا مجمعہ کسی ایک کو بھی یہ توفیق نہیں کہ وہ کم از کم یہ کہہ دے کہ قاری صاحب یہ تو آیتیں عذاب کی تھی اور مجمعہ سارا سبحان اللہ کہہ رہا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ ان کو سمجھ ہی کوئی نہیں آئی بولا کیا ہے جناب نے سمجھ ہی کوئی نہیں تو جن کو سمجھ آئے جائے وہ کیسے لوگ ہوتے ہیں۔

حضرت فاروق اعظم

میں اپنے غم و عالم کی فریاد اللہ ہی سے کرتا ہوں۔ حضرت فاروق اعظمؓ نماز پڑھتے ہوئے یہ آیت پڑھ گئے غالبا مغرب کی نماز تھی آپ امام تھے تلاوت کرتے ہوئے یہ آیت پڑھ گئے جونہی آیت پڑھی بس غشی طاری ہوگئی چیخ اٹھے رو پڑے پھر آیت پڑھی۔

یہاں تک کہ اس قدر آپ پر آنسوؤں کی یلغار ہوئی کہ آپ زمین پر جا گرے ایک اور صحابی آگے بڑھے اور نماز مکمل کروائی۔ آپ اسی حالت میں روتے رہے۔۔۔ ارے جس کو سمجھ آجائے اس کے لیے تو ایک آیت بھی بڑی ہے اس کے لیے تو ایک آیت بھی کافی ہے کتنا مزہ ہے اس کے اندر میں ایک دن ریکاڈنگ دیکھ رہا تھا خانہ کعبہ کے امام کی کیونکہ وہ عرب ہیں اور عربوں کو سمجھ آتی ہے کہ وہ کیا بول رہے ہیں تو قرآن ایک زبردست معجزہ ہے یہ عجیب چیز ہے یہ آپ کو سمجھ نہیں آنے دیتا کیا کیفیت ہے اس کے اندر یہ بڑی۔۔ معجزہ کہتے ہی اس کو ہیں جس میں انسان کی عقل عاجز آجائے سمجھ نہ پائے یہ ہوا کیا ہے میرے ساتھ اس کے لفظوں میں جادو ہے بہت بڑا لیکن کوئی سمجھ کر پڑے تو وہ سورۃ فاتحہ پڑھ رہے تھے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ

یہاں پر آئے تو ان کی آواز لڑکھڑا گئی **مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ** تو قیامت کے دن کا مالک ہے آواز لڑکھڑا گئی پھر پڑھا **مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ** پھر آواز لڑکھڑا گئی پھر آواز لڑکھڑا گئی وہ کوئی انہوں نے دس بار پڑھ دیا **مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ** اتنا مزہ آیا سن کر کہ اس ریکاڈنگ کو آج بھی جب میرا بہت دل چاہتا ہے کہ میں قرآن کی لذت لوں تو میں اس ریکاڈنگ کو سن لیتا ہوں ایک آیت کو بار بار پڑھا مزہ لیا اس کے اندر کھینچا فیض حد ہوگئی۔

ایسے ہی میرے قبلہ عالم ایک بار نماز کی سعادت تھی عشاء کی نماز تھی کسی جگہ ہم گئے ہوئے تھے تو حضرت صاحب نے یہ آیتیں پڑھی۔

''اے انسان تجھے کس شے نے اللہ سے دور کر دیا''۔

آپ زرہ تصور کریں کہ یہ اللہ آپ سے کہہ رہا ہو آپ اس کے سامنے کھڑے ہوں اور اللہ آپ سے کہہ رہا ہو کہ اے انسان! تجھے کس شے نے میرے سے دور کر دیا۔کون سی ایسی چیز ہے جس نے تجھے مجھ سے دور کر دیا ہوا ہے مجھے بتا تو سہی وہ کون سی ایسی شے ہے جو میرے سے زیادہ تجھے پیاری ہے۔میرے حضرت نے ایک بار پڑھا مجھے لگا کہ جھٹکا فیض کا تھا آپ نے پھر پڑھا پھر پڑھا یہاں تک کہ پوری کی پوری جماعت چیخ چیخ کر رو پڑی کیونکہ سارے ساتھی ترجمہ جانتے تھے پتہ تھا حضرت کیا بول رہے ہیں پھر پڑھا پھر پڑھا پھر پڑھا پھر پڑھا پڑھتے چلے گئے یہاں تک کہ ہمیں آدھا گھنٹہ عشاء کی نماز میں لگ گیا۔ ۔۔۔۔اے انسان تجھے کس شے نے اللہ سے دور کر دیا۔

علامہ اقبال قرآن پڑھا کرتے تھے تو آپ نے والد روزان کو دیکھتے تھے نور محمد آپ کے والد صاحب کا نام زمانے کے ولی ہیں بزرگ ہیں نیک انسان تو آپ کو دیکھا کرتے تھے آپ قرآن پڑھا کرتے تھے ایک دن رو کے اور کہا **اے محمد اقبال میں تمہیں بتاؤں قرآن کیسے پڑھنا چاہیے۔**

آپ نے فرمایا جی ابا جان کیسے پڑھنا چاہیے فرمایا کہ

قرآن اس طرح پڑھو کہ جب قرآن پڑھو تو یہ سوچ لو کہ یہ لفظ میں نہیں اللہ بول رہا ہے یہ اللہ تجھ سے کلام کر رہا ہے خطاب کر رہا ہے بات کر رہا ہے اور اگر تمہیں اسی کیفیت حاصل نہیں ہے تو پھر پہلے یہ کیفیت سیکھ لو پھر قرآن پڑھو آپ فرماتے ہیں اس دن کے بعد مجھے قرآن کی وہ لذت حاصل ہوئی وہ قرآن کی کیفیت اور مزہ حاصل ہوا کہ شائد ساری زندگی بھی میں پڑھتا رہتا تو نہ حاصل ہوتا کہ جب قرآن پڑھو تو اس طرح پڑھو کہ اللہ مجھ سے خود کلام کر رہا ہے لیکن یہ تو وہی کرے گا جو ترجمہ پڑھے گا جس کو پتہ ہوگا کہ میں بول کیا رہا ہوں۔اللہ اکبر

حضرت فضیل بن ایاضؒ آپ نامی گرامی ڈاکو رہے توبہ سے پہلے یہ کوئی ضروری نہیں ہوتا سارے ماں کے پیٹ سے ولی پیدا ہوتے ہیں ایسا نہیں ہوتا زیادہ تر لوگ اللہ بعد میں نیکی کی توفیق توبہ کی توفیق دیتا ہے۔تو ولی بن جاتے ہیں تو ایسے ہی آپ کے ساتھ بھی یہی معاملہ ہوا شدید ترین علاقے کے اندر دہشت تھی آپ کی لوگ بڑا ڈرتے تھے نامی گرامی ڈاکو تھے۔ایسے ہی رات کسی جگہ جا رہے تھے نیت یہی تھی کہ آج پھر کسی کو لوٹنا ہے چونکہ عربی تھے جانتے تھے عربی تو آپ گزر رہے تھے راستے میں ایک قاری جو ہے وہ اونٹ پر بیٹھا تھا حفظ قرآن تھا اور وہ اونچی آواز سے قرآن کی تلاوت کر رہا تھا آپ گزرے قریب سے تو وہ آیات آپ کے کانوں سے ٹکرائی اور آپ روک گئے پیچھے آئے اونٹ کی باگ پکڑ لی اس نے آپ کو پہچان لیا وہ رونے لگا اس نے کہا مجھے آپ معاف کیجیے میرے پاس کوئی شے نہیں ہے تو

آپ نے کہا دیکھو بات یہ ہے کہ میں تجھے کچھ نہیں کہوں گا لیکن یہ جو تو ابھی پڑھ رہا تھا یہ کیا پڑھا ہے تم نے یہ کیا تھا کیونکہ عربی تو ان کی ویسے بھی زبان تھی نہ تو قرآن بھی عربی ہے تو آپ اس کو سمجھ نہ آئی نہ کیونکہ قرآن پڑھا ہی نہیں تھا کبھی تو اس نے کہا دیکھیں میں معافی چاہتا ہوں مجھے جانے دیجیے آپ نے کہا دیکھو میں نے تمہیں پہلے بھی کہا ہے میں تجھے کچھ نہیں کہو گا لیکن یہ جو تو نے ابھی پڑھا ہے یہ کیا تھا وہ قرآن کی آیت تھی اس کا ترجمہ یہ تھا۔

کہ کیا وہ وقت نہیں آیا کہ گنہگار اللہ کے سامنے توبہ کر لیں اس سے پہلے کہ اللہ ان کی پکڑ کرے۔اس سے پہلے کہ اللہ ان کی پکڑ کرلے گنہگار توبہ کر لیں کیا وہ وقت ابھی تک نہیں آیا۔تو یہ آیت آپ نے پڑھ دی۔ وہ کہنے لگا حضور یہ آیت قرآن کی ہے یہ قرآن ہے فرمایا پھر پڑھو اس نے دوبارہ آیت پڑھی۔آپ نے غور سے سنی آپ نے کہا پھر پڑھو پھر پڑھوا سے وہ پھر پڑھی تیسری بار پڑھی تو **آپ چیخ کر سجدے میں جا گرے اور کہنے لگے کہ مولا وہ وقت آ گیا ہے کہ گنہگار نے توبہ کر لی ہے۔وہ وقت آ گیا ہے۔تیرے قرآن کی آیت مجھے مل گئی ہے**۔تو ایسے ہی آپ کے مسئلوں کا ہر حل قرآن کے اندر موجود ہے لیکن اگر کوئی اس کو غور سے پڑھے تو ابھی قرآن کی آیت میں علامت اللہ بیان کر رہا ہے کہ تو دیکھے گا کہ ان کی آنکھوں سے آنسو رواں ہوں گے۔

آقا علیہ السلام کی زیارت حاصل ہوئی کسی اللہ والے نے لکھا۔

کہنے لگے مجھے آقا علیہ السلام کی زیارت حاصل ہوئی تو حضور علیہ السلام بڑے پیار سے میرے قریب آئے اور مجھے آج فرمایا کہ مجھے آج قرآن کی تلاوت کر کے سنائیں آپ فرماتے ہیں میں نے قرآن کھولا اور تلاوت شروع کر دی میں سنتا گیا پڑھتا گیا یہاں تک کہ حضور علیہ السلام نے مجھے روکا آپ نے فرمایا ٹھہرو تو مجھے لگا شائد مجھ سے کوئی غلطی ہوگئی ہے قرآن پڑھتے ہوئے کوئی لفظ غلط پڑھا گیا ہے

”آقا علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ یہ تو تلاوت تھی آنسو کہاں ہیں؟؟ مجھے اس دن سمجھ آئی کہ تلاوت کو آنسوؤں کے ساتھ ہوتی ہے تلاوقت تو اصل جب آنکھیں نم ہوں تب ہوتی ہے تو نم تو اس کی ہوں گئی نہ جس کو سمجھ آئے گی“۔ اللہ اکبر

حضرت فاروق اعظمؓ جب صرف عمر تھے پتہ چلا کہ جب حضور علیہ السلام کی جب دعوت تبلیغ زور وشور سے چلنے لگی تو آپ کی طعبیت بڑی صائب تھی دونمبری آپ کے اندر ہرگز نہ تھی کئی دفعہ آپ کا ذہن بنا ظاہر ہے آپ بھی اسلام کے خلاف ہی تھے اسلام لانے سے پہلے لیکن وقت کا شائد کوئی معاملہ بنا لیکن ایک دن تو ارادہ کرلیا آج ہر صورت میں جا کر یہ جو مسلمانوں کا نبی ہے اس کو قاتل کردوں گا آپ اندازہ کیجیے کہ یہ جرأت صرف عمر میں ہے اس سے پہلے یہ بات نہ کبھی کسی نے سوچھی تھی نہ کبھی کسی نے کی تھی لیکن فاروق اعظم نکلے تلوار لے کر کہ آج تو ختم کردوں گا یہ کیا روز روز مجھے سناتے رہتے ہیں کہ آج فلاں مسلمان ہوگیا ہے آج فلاں بھی مسلمان ہوگیا ہے آج قصہ ہی ختم کرتا ہوں بہادر بہت تھے آپ کے سامنے کوئی ٹیک بھی نہیں سکتا تھا کوئی آپ کے سامنے رہ بھی نہیں سکتا تھا اتنی اللہ نے توفیق بخشی تھی۔

فاروق اعظمؓ کے بارے میں آتا ہے کہ آپ کے دونوں ہاتھوں میں ایک جیسی قوت تھی جبکہ آپ دیکھیں عام انسانوں کے داہیں ہاتھ میں زیادہ قوت ہوتی ہے بائیں ہاتھ میں اتنا زور نہیں ہوتا دائیں ہاتھ میں قوت زیادہ ہوتی ہے بائیں ہاتھ میں کم ہوتی ہے لیکن فاروق اعظم کو اللہ نے عجیب چیز دی ہوئی تھی کہ آپ کے دونوں ہاتھوں میں ایک جیسی قوت تھی بڑے بہادر جری تھے تلوار لے کر نکل گئے۔ استے میں حضرت نعیم ملے دیکھا فوراً اندازہ ہوگیا کہا عمر کس ارادے سے اور کہاں آج کس کی شامت آئی ہے اور کس کی طرف جا رہے ہو تلوار ہاتھ میں ہے کہا آج مسلمانوں کے نبی کا کام ختم کرنے جا رہا ہوں آپ فوراً سمجھ گئے کہ اس کو روکنا ممکن نہیں اس سے اس وقت لڑنا اپنی جان کنوانے کے برابر ہے فرمایا

اچھا ٹھیک ہے ضرور جانا لیکن پہلے اپنے گھر کی خبر لے لو کہا کیا ہوا میرے گھر کو کہا تمہاری بہن مسلمان ہوچکی ہے حضرت فاطمہؓ ان کا نام ہے تو وہ مسلمان ہوچکی ہے تو پہلے اپنی بہن کی خبر تو لے لو تم پہلے اپنے گھر تو پتہ کرو بعد میں جانا وہاں آپ کو چونکہ علم نہ تھا آپ وہی سے پلٹتے اور اپنی بہن کے گھر کی طرف روانہ ہوگئے اِدھر حضرت نعیم کو موقع مل گیا آپ بھاگتے ہوئے حضرت ارقمؓ کے گھر پہنچے جہاں حضور علیہ السلام موجود تھے جا کر خبر دی کہ آقا عمر آ رہا ہے اور اس کے ہاتھ میں ننگی تلوار ہے آپ ذرہ اپنا دفع کرلیں لوگوں کو بتا دیں اس کو روکنا ممکن نہیں ہوتا جدھر چل پڑتا ہے وہ کام کر کے ہی آتا ہے **حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:**

اچھا چلو آنے دو اگر تو اچھے ارادے سے آیا ہے تو ٹھیک ہے ورنہ آج اسی کی تلوار سے اسی کا سر قلم کردیں گے۔

اِدھر آپ اپنی بہن کے گھر تشریف لے جاتے ہیں تو آپ کی بہن قرآن کی آیات تلاوت کر رہی ہوتی ہیں اس وقت پتوں پر قرآن لکھا جاتا تھا یا ہڈیوں پر لکھا جاتا تھا یا کھجور کی بڑی بڑی جو چال ہوتی ہے اسکے اوپر لکھ دیا جاتا تھا اس وقت صفحے نہیں ہوتے تھے تو وہ قرآن کی چند آیات تھی ان کو وہ تلاوت کر رہی تھی پڑھ رہی تھی آپ جونہی اندر آئے آپ نے کچھ نہ دیکھا آپ نے فوراً مارنا شروع کردیا آپ کے بہنوئی وہ بچانے کے لیے آئے تو حالانکہ عربوں میں بہنوئی کی بڑی عزت کی جاتی ہے بہنوئی دامات جو ہوتا ہے اس کی عزت تو ہر خاندان کرتا ہے عربوں میں یہ بہت زیادہ ہے اس وقت یہ عمر کا یہ حال تھا کہ اس نے اپنے بہنوئی کو بھی مارنا شروع کردیا۔ کہ آج کسی کو نہیں چھوڑوں گا تم سب مسلمان ہوگئے ہو تو **حضرت فاطمہ جو ہیں آپ کے سامنے کھڑی ہوگئی اور کہنے لگی اے عمر!**

جس ماں کا دودھ تو نے پیا ہے اسی ماں کا دودھ میں نے بھی پیا ہے اگر تو مجھے روکنا چاہتا ہے تو میری جان جاسکتی ہے لیکن اسلام سے پیچھے نہیں ہٹوں گی۔

یہ جملہ تیر کی طرح آپ کے دل میں پیوست ہوگیا کیونکہ آپ صائب سوچ والے تھے آپ بڑے سمجھدار تھے آپ فوراً رک گئے اپنے غصے کو قابو کر گیا روک لیا اپنا ہاتھ جاہلوں کی طرح مارتے نہیں گئے پھر روک لیا اپنا ہاتھ کہا اچھا جان بھی چلی جائے کہا ہاں ماردو بے شک لیکن ہم اسلام سے نہیں ہٹ سکتے کہا ٹھیک ہے اچھا تم مجھے یہ بتاؤ کہ تم پڑھتے کیا ہو۔

یہ کیا ہے؟؟ یہ تم کیا پڑھ رہی ہو کہا یہ قرآن ہے یہ اللہ کی کتاب ہے یہ ہمارے نبی پر نازل ہوتی ہے یہ وہ اللہ کے کلام ہیں لفظ ہیں کہا لاؤ میں پڑھوں آپ پہلے ہی عربی دان تھے بڑے ہی کافی زبانیں آپ کو پہلے ویسے بھی آتی تھی۔ کہا مجھے دو کہا نہیں۔ پہلے وضو کرو کیونکہ اس کو کوئی نجس نہیں پکڑ سکتا ہے کہا وہ کیا ہوتا ہے کہا وضو آؤ میں تمہیں کرواں آپ کی بہن چلی گئی اور ان کو وضو کروایا اچھی طرح جس طرح وضو کی تعلیم دی گئی تھی پھر بیٹھا لیا اور کہا اچھا میں پڑتی ہوں تم سنو۔

اب قرآن کی اس آیت پر آئیں ایک آیت پڑھی دوسری آیت پڑھی تیسری آیت پر فاروق اعظمؓ نے ہاتھ بڑھا کر ان کے لبوں پر رکھ دیا چونکہ آپ کی نظریں نیچے تھی آپ پڑھ رہی تھی لحاظہ دیکھ نہیں پائی لیکن جب آپ نے ہاتھ ایسے رکھا کہ چپ ہوجاؤ تو آپ نے جب آنکھ اٹھائی تو دیکھا کہ حضرت فاروق اعظمؓ کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے ہیں رو پڑے کہا بس اس سے زیادہ نہیں سن سکتا اسی وقت تلوار اٹھائی اسی وقت گھر سے نکل گئے اور سیدھے حضرت ارقم کے گھر پہنچ گئے دروازہ کھٹکھٹایا آقا علیہ السلام کو خبر دی گئی حضور عمر آ گیا ہے۔ صحابہ ایک دفعہ دم باخود ہوگئے پتہ نہیں اب کیا ہوگا کیونکہ اس کو روکنا ممکن نہیں حضور نے فرمایا اندر آنے دو آپ اندر آئے سر جھکا ہوا ہے اور تلوار نیام میں ہے بڑے آہستہ قدم اٹھاتے ہوئے پوچھا حضور کہاں ہیں کہا سامنے کمرے میں اندر چلے گئے سر جھکایا ہوا ہے سامنے آ کر بیٹھ گئے **آقا علیہ السلام نے ارشاد فرمایا**

اے عمر کس ارادے سے آئے ہو سر اٹھایا اور فرمایا کہ مسلمان ہونے کے لیے تین آیتیں جسے سمجھ آتی ہیں تین آیتیں اس عمر کو بدل گئیں جو قاتل کرنے آیا تھا یہاں تو ساری زندگی لوگ قرآن پڑھ پڑھ کر گونٹ کر پی جاتے ہیں نماز نہیں پڑھی جاتی ان سے دو وقت کی روٹی کا معاملہ نہیں بنتا یہ میں وہ بتا رہا ہوں جو ہم سب کی زندگی کے مسئلے ہیں۔

اگر ایک شخص قاتل کرنے کے ارادے سے آتا ہے قرآن کی تین آتیں اس کو بدل سکتی ہیں اس لیے کہ اس کو سمجھ آئی تھی اگر ہم قرآن سمجھ کر پڑھیں گے ہماری زندگی کیوں نہیں بدلے گی ہمارے مسئلے کیوں حل نہیں ہوں گے ہمارے دکھ کیوں ختم نہیں ہوں گے ہماری پریشانیوں کو قلع قمع کیوں نہیں ہوگا۔ ہماری زندگی بامراد کیوں نہیں ہوگی ہماری زندگی بامقصد کیوں نہیں ہوگی اصل میں جو ہم نے قرآن کے ساتھ ظلم کیا ہوا ہے یہ ہمارے حالات ٹھیک نہیں ہونے دیتا یہ زندہ کتاب ہے LIVE BOOK

آقا علیہ السلام نے ارشاد فرمایا

"قرآن تمہارے حق میں اگر ہو جائے تو یہ تمہاری ہر شے ٹھیک کر سکتا ہے اور اگر یہ تمہارے خلاف ہو جائے تو تمہاری کوئی شے یہ ٹھیک نہیں ہونے دے گا۔ یہ تمہارے حق میں بھی دلیل ہے اور تمہارے خلاف بھی دلیل ہے۔"

دنیا میں بہت سارے لوگ اس وجہ سے مار کھا رہے ہوتے ہیں باصلاحیت ہوتے ہیں سمجھدار ہوتے ہیں اللہ نے بڑی توفیق دی ہوتی ہے عقلمند بھی ہوتے ہیں لیکن قرآن کے ساتھ جو حشر کرتے ہیں قرآن ان کی زندگی کا راستہ سیدھا نہیں ہونے دیتا روزانہ قرآن کیساتھ جو حشر ہوتا ہے وہ میرے اور آپ کے سامنے ہے ہر گھر میں ہوتا ہے اونچا کر کے اس کو رکھ دیتے ہیں بڑا ادب کر رہی ہوں قرآن کا بہت ادب ہے میرے دل میں بہت اونچا رکھا ہوا ہے اتنے موٹے غلاف میں اوپر موٹا سا کپڑا موٹی سی گرا لگا کر اس کو بند کر دیا تو کیا میں ادب کرتی ہوں قرآن کا اس لیے اس کو غلاف میں یہ ادب نہیں ہے آپ سونے کا غلاف پہنا دیں یہ قرآن کا ادب ہے **قرآن کا ادب یہ ہے کہ آپ اس کو سمجھیں یہ کیا بول رہا ہے یہ مجھ سے کیا کہہ رہا ہے** وہ تین آیتیں اس قدر اعلیٰ تھی کہ فاروق اعظمؓ ساری زندگی کے لیے بدل گئے۔ تھوڑی ہی دیر گزری نماز کا وقت ہوا تو نماز قائم ہونے لگی آقا علیہ السلام نے کلمہ پڑھایا صحابہ اس دن اس قدر خوش تھے کہ صحابہ نے جب نعرہ تکبیر جب بلند کیا تو پورے مکے میں اس کی آواز گونجی مکے کی پہاڑیوں تک آواز پہنچی اتنی خوشی میں انہوں نے نعرہ لگایا اور پوچھا گیا کیا ہوا۔

جب کفار کو قریش کو پتہ چلا کہ عمر مسلمان ہو گیا ہے تو سب کے منہ لٹک گئے کیونکہ اس کے بعد ان کی کمر ٹوٹ گئی اس کے بعد **اسلام کو پھر اللہ نے عزت ہی عزت دی ہے جب عمر مسلمان ہوئے اس کے بعد اسلام نیچے نہیں آیا آج تک اس کے بعد اللہ نے اسلام کو بلندی ہی بلندی دی ہے صرف تین آیتیں ہم پورا قرآن پڑھ جائیں** بلکہ جونہی رمضان آتا ہے لوگ چھ چھ قرآن ختم کرتے ہیں۔ اعتکاف بیٹھی ہوں کتنے قرآن پڑھے دس قرآن ختم کیے ہیں میں نے پڑھا کیا ہے کوئی پتہ نہیں سمجھا کیا ہے کوئی پتہ نہیں فلاں سورۃ میں کیا معانی ہے کوئی پتہ نہیں قرآن تو علامت بیان کر رہا ہے یہ کوئی کہانی نہیں ہے۔ آپ کے سامنے آیت ہے قرآن کی پڑھ لیں قرآن میں ہے سورۃ المائدہ میں کہ تو دیکھے گا ان کی آنکھیں آنسوؤں سے بڑھ جائیں گی اور پھر وہ دیوانہ وار کہہ اٹھیں گے کہ مولا ہم ایمان لے آئے۔

اس کا مطلب وہ جو قرآن سن کر جو کیفیت بنے گی نہ اس کا ثمر کیا ہو گا اس کا پھل کیا ہو گا اس کا نتیجہ کیا ہو گا اس کا رزلٹ کیا ہو گا کہ تمہارے اندر ایمان مضبوط ہو جائے گا، وہ ایمان کی مضبوطی آئے گی وہ قرآن کو سمجھ کر وہ جو آنکھوں سے آنسو بہے گے نہ وہ ایمان مضبوط کر دیں گے کہہ اٹھے گے

اے ہمارے رب! ہم ایمان لے آئے تو ہمیں اسلام کی صداقت کی گواہی دینے والوں میں لکھ لے۔

ہم سمجھ گئے کہ قرآن کتنی عظیم کتاب ہے لحاظہ ہم بھی گواہی دیتے ہیں یہ تیرا ہی کلام ہے ہم گواہی دیتے ہیں۔ اللہ اکبر

آج کے دور میں ہم نے دیکھا جو لوگ قرآن کی اس حقیقت کو سمجھتے ہیں خدا کی قسم ان جیسا کوئی نہیں ہوتا ان جیسا کوئی نہیں ہوتا وہ قرآن کیساتھ اتنا پیار کرتے ہیں اتنا پیار کرتے ہیں کہ ان کا دن قرآن کے بغیر نہیں گزرتا قرآن کی لذت ان کی رگ رگ میں جسم میں بال بال تک پہنچ چکی ہوتی ہے اتنی قرآن سے محبت کرتے ہیں۔ اللہ

یہاں پر تو حال یہ ہے کہ ایک حفظ صاحب جو ہیں پورا قرآن حفظ کر جاتے ہیں لیکن نماز نہیں پڑھتے پورا قرآن حفظ کر جاتے ہیں اچھی طرح آیات یاد ہیں پورے قرآن کی لیکن اعمال ٹھیک نہیں ہیں جھوٹ بولتے ہیں اور لوگ کہتے ہیں کہ یار یہ کس قسم کے حفظ ہیں حفظوں کو باقاعدہ مذاق کا نشانہ بنایا جاتا ہے حفظ تو کر لیا لیکن ہے کچھ نہیں اس کے اندر کیوں بئ عربی پڑھی صرف۔ اللہ اکبر

یہ وہی آیت ہے جس پر ہمارے دل کے داغ اور زخم اتنے زیادہ ہیں اگر میں پورا دن بھی اس پر بات کروں تو شائد کم نہ ہو اس لیے کہ یہ دل کے داغ اور زخم ہیں جو ہم نے لوگوں کے دیکھے ہیں ہمارے بچوں کے چہروں پر نہ قرآن کے نور ہیں نہ لذتیں ہیں نہ یہ قرآن سے آشنا ہیں نہ قرآن سے ان کو محبت و پیار کا کسی نے درس دیا ہوا ہے یہ بابِی بُو والے لوگ ہیں۔

بس اتنا سا پڑھ کر کافی سمجھتے ہیں حالانکہ قرآن ایسا نہیں ہے قرآن اس سے بہت بڑھ کر بہت آگے ہے۔

بزرگوں نے اپنی کتابوں میں لکھا ہے

اللہ جس کو اپنا ولی بناتا ہے اس کو سب سے پہلے قرآن پاک کی سمجھ عطا کرتا ہے۔ یہ اللہ کے نیک بندوں کی پہلی علامت ہوتی ہے۔ وہ کبھی بھی قرآن کے علم سے ناآشنا نہیں ہوتے۔ وہ قرآن کے علوم جانتے ہیں قرآن کی گفتگو کرنا ان کو بہت اچھی طرح آتا ہے یہ ولی ہونے کی پہلی علامت ہے باقی علامتیں اس کے بعد شروع ہوتی ہیں جسے قرآن ہی نہیں آتا وہ بظاہر آپ کو ہواؤں میں اڑ کے دیکھائے وہ بظاہر پھونک مار کر بچے پیدا کر کے دیکھائے وہ بظاہر آپ کی پیٹ درد کاروبار کی عربوں کی ریل پیل کر دے۔ وہ پیر ولی کتب اعبدل نیک نہیں ہے جسے قرآن نہیں آتا ہے

۔قرآن صرف عربی نہیں اس کا ترجمہ اور اس کی اچھی طرح سے سمجھ ہے۔تو اس بات کو اچھی طرح سے پلے باندھ لو آج ہم نے اپنی اولادوں کو بھی قرآن کی سہی سمجھ دینی ہے۔

آقا علیہ السلام نے ارشاد فرمایا

اے میرے صحابہ! تین کام کرنے سے پہلے مرنہ جانا۔پوچھا حضور ایسا کون سا معاملہ ہے جس میں اتنی سختی آپ کر رہے ہیں کہ مرنے سے پہلے پہلے کر کے جانا کہا ہاں تین کام کر کے جانا پوچھا حضور کیا کام

☆ سب سے پہلے اپنی اولاد کو قرآن سیکھا کر جانا

☆ میری محبت اپنی اولاد کو دے کر جانا

☆ میرے گھر والوں کی محبت دے کر جانا

قرآن تم نے سیکھانا ہے اپنے بچوں کو قاری صاحب کی ڈیوٹی نہیں ہے یہ مولوی صاحب کی ذمہ داری نہیں ہے یہ حضرت صاحب ذمے دار نہیں ہیں اے والدہ اے والد اللہ کے نبی نے تجھے کہا ہے تین کام کرنے سے پہلے مرنہ جانا یہ احادیث میرے ہر وقت ذہن میں رہتی ہے تین کام کرنے سے پہلے مرنہ جانا سب سے پہلے اپنی اولاد کو قرآن سیکھا کر جانا سیکھانے سے مراد پڑھانا نہیں ہے ہم اسے بھی پڑھانا سمجھ رہے ہوتے ہیں سیکھنا اور پڑھانا اس میں بڑا فرق ہے سیکھنا یہ ہوتا ہے کہ اس کو باقاعدہ سمجھایا جائے کہ بیٹے یہ آیت یہ کہہ رہی ہے اس آیت میں بیٹا اللہ نے یہ کہا ہے تو یہ آقا علیہ السلام کسی مولوی یا قاری کی ڈیوٹی نہیں لگا رہے۔یہ ایک ماں کی باپ کی ڈیوٹی لگائی جا رہی ہے کہ جناب آپ نے یہ کام کرنا ہے ہم سارا کچھ قاری صاحب پر ڈال کر آرام سے کھوڑے بھیچ کر سوئے ہوئے ہیں قاری صاحب پڑھا رہے ہیں بچوں کو موج ہوگئی ان کو ہزار روپیہ پکڑا دیتے ہیں مہینے کا بچے کیا پڑھ رہے ہیں کیا نہیں پڑھ رہے بابی بو بچے کیا پڑھ رہے ہیں سمجھ آئی ہے نہیں آئی کوئی پتہ ہی نہیں ان کو مہینے کا ہزار روپیہ دے رہے ہیں بس ٹھیک ہے حضور یہ تو نہیں کہہ رہے آپ سے ٹھیک ہے حضور کہہ رہے ہیں سیکھاؤ سیکھانے سے مراد ہے ایک ایک لفظ بتاؤ کیا کرنا ہے کس طرح ہے کہاں ہے قرآن کی آیت کبھی کسی ماں نے دس منٹ اپنے بچوں کو ایسے قرآن پڑھایا ہو دیکھا دیں مجھے وہ خوش نصیب ماں دیکھا دیں مجھے میں اس کے واری جاؤں اس کو منوں ٹنوں پھول پہناؤں وہ ماں جو وہ اپنے بچوں کو اسے بیٹھا کر ایک آیت سمجھا کر بتا دیتی ہے میرے بچے اس میں اللہ یہ کہہ رہا ہے اپنی ڈیوٹی اللہ کے سامنے ہاتھ جوڑ دیتی ہے میرے مولا اللہ نے مجھے یہ کہا تھا کہ اپنی اولاد کو قرآن سیکھا کر جانا۔تو میں نے وہ کام کر دیا اب آگے یہ عمل کرے نہ کرے یہ جائے نہ جائے اس راستے پر یہ میرا مقصد نہیں ہے کل قیامت کے دن وہ ماں چھوٹ جائے گی وہ باپ چھوٹ جائے گا جس نے اپنی یہ ڈیوٹی پوری کر دی ورنہ یہ گردن ہوگی فرشتوں کے گرز ہوں گے اور پکڑ کر دوزخ کی طرف یہی بیٹا اور بیٹی پھینک دیں گے۔جن کو قرآن سیکھایا نہیں کہا ہئ سیکھاؤ۔

دوسرا کہا میری محبت سیکھانا میری محبت بتانا میں کون ہوں میرا رتبہ و مقام کیا ہے مجھے اللہ نے کیا کیا دیا ہوا ہے میری اللہ کے آگے کیا عزت ہے اللہ مجھے کتنا پسند اور محبت کرتا ہے یہ بتانا اپنے بچوں کو نہیں یہ بھی قاری صاحب مولوی صاحب جمعہ پڑھے گا بچہ خود ہی پتہ چل جائے گا یہ اس کی ڈیوٹی نہیں ہے یہ ہم سب کی ڈیوٹی ہے میری ڈیوٹی ہے آپ کی ڈیوٹی ہے اپنے بچوں کو حضور کا پیار سیکھانا ان کو روٹیاں دینا ان کو موٹا کرنا ان کو بڑے بڑے گوشت کھلانا ان کو اچھی اچھی غذا دینا ہی ہماری ڈیوٹی نہیں ہے ان کو حضور کا عاشق بتانا بھی ہماری ڈیوٹی ہے اپنے نبی کی صفتیں بتائی جائیں ان کو بیٹھا کر بات کی جائے خدا کی قسم ہمارے گھروں میں یہ ماحول ہی ختم ہوگئے ہمارے گھر نہیں ہیں یہ ایک پالنے والی فیکٹریاں ہیں بچوں کو بس پال پال کر بڑے کرتے جاؤ نکالتے جاؤ ان کو محلے میں عقل موت شعور یہ ہم نے نہیں دینا یہ قاری صاحب دیں گے والدہ والدان دو لوگوں نے جب سے اپنی ذمے داری سے ہاتھ اٹھایا ہے ہمارے گھر ہمارا معاشرہ جہنم بن گیا ہے ہماری پوری کی پوری دین کی بنیادیں اگر گئی ہیں ان دونوں لوگوں نے اپنی ڈیوٹی سے ہاتھ اٹھا لیا ہوا ہے نہ باپ توجہ دیتا ہے بچے کے کردار سہی کرنے پر نہ ماں توجہ دیتی ہے کردار سہی کرنے پر بچے کے ہاں روٹی کھلاؤ ان کو صبح کھلاؤ دوپہر کھلاؤ شام کھلاؤ میں کما تا تو ہوں آپ کے لیے اور کیا کروں دنیا کی تعلیم نہیں صرف اس کو آخرت کی تعلیم بھی ماں اور باپ نے ہی دینی ہے لیکن یہ وہی دے گا نہ جس کو خود آتی ہوگی۔جس کو خود نہیں آتا قرآن وہ کیسے پڑھائے گی۔

اس لیے کہا گیا اپنی بچی کا جب رشتہ کرو تو کم از کم یہ دیکھ لو کہ یہ بچہ قرآن سہی پڑھتا ہے اس کو آتا ہے یہ کم از کم اتنا تو پوچھنا حق ہے تمہارا پھر فرمایا

میری آل کی محبت میرے گھر والوں کا پیار گھر میں کون ہیں حضور کے حضرت فاطمہؓ حضرت علیؑ حضرت امام حسن حضرت امام حسینؓ یہ حضور کے گھر والے ہیں حضور کی صاحبزادیاں حضور علیہ السلام کے گھر والیاں آپ کی ازواج مطہرات حضرت خدیجہؓ حضرت جویریہؓ حضرت ام سلمہ حضرت صفیہ ان سب کا نالج ہو پتہ ہو کہ یہ کون لوگ ہیں اپنی اولاد کو بتائے۔

قرآن کا اصل مفہوم قرآن سمجھنے کیساتھ ہے یہ میں نہیں کہہ رہا یہ قرآن کی آیت آپ کے سامنے ہے۔ نبی کو خود خدا کہہ رہا ہے کہ توں دیکھے گا کہ توں ان کی علامت یہی دیکھے گا اصل لوگ وہ ہیں جب ان کے سامنے قرآن کی آیات پڑھی جائیں تو ان کے دل لز جاتے ہیں۔

ہم نے دیکھا کہ جب لوگ نعت سنے گئے تو بہت جو میں گے آہ ہاں سبحان اللہ بھی کہیں گے ابھی رات محفل نعت تھی واری واری لوگ جا رہے تھے نوٹ پر نوٹ پھینکے جا رہے تھے ٹھیک ہے حضور علیہ السلام کی ثناء ہو رہی ہے ایسا ہونا چاہیے جذبہ محبت اپنی جگہ ہے لیکن جب قاری صاحب آئے انہوں نے تلاوت کی مجمعہ ایسے سن پتہ ہی کوئی نہیں بئ کروڑوں نعتیں ایک طرف رکھ دو قرآن کی ایک آیت اس کروڑوں نعتوں سے بہتر ہے۔ قرآن کی آیت ایک کروڑوں نعتوں سے بھاری ہے وہ قرآن اللہ کا کلام ہے نعت با ہر حال کچھ بھی ہے یہ انسان کا لکھا ہوا کلام ہے جس کو نعت کہتے ہیں تو پورا مجمعہ سن ہے قاری صاحب تلاوت کر رہے ہیں میں غور کر رہا تھا بڑا دیکھ رہا تھا پورے مجمعے کی طرف میری نظر تھی کیونکہ اسٹیج پر بیٹھا تھا پتہ سب کا چل رہا تھا کوئی ایک تو نظر آئے جس کی آنکھ سے آنسو بہہ رہا ہو دیکھوں تو سہی قرآن کا بھی پتہ چل رہا ہے نہیں کیا پڑھ رہے ہیں قاری صاحب لیکن افسوس صد افسوس

۔ بجھی عشق کی آگ اندھیر ہے — مسلماں نہیں راگ کا ڈھیر ہے

۔ کوئی قابل ہو تو ہم شان کئی دیتے ہیں — ڈھونڈنے والوں کو دنیا بھی نئی دیتے ہیں

۔ تم میں تو حوروں کا چاہنے والا ہی نہیں — جلوہ طور تو موجود ہے موسی ہی نہیں

۔ جب تک بھکے نہ تھے کوئی پوچھتا نہ تھا — پھر تم نے مجھے خرید کر انمول کر دیا

کیا بات کریں کس کو سنائیں قوالیاں ان کو سنا لے آپ سنے گے بڑے مزے سے میں نے دیکھا قوالی ہو رہی ہوتی ہے لوگ لوٹ پوٹ جا رہے ہو رہے ہوتے ہیں دھمالیں ڈال رہے ہوتے ہیں بعض تو وجد میں آ کر کوئی دیوار سے ٹکڑ مار رہا ہے کوئی اِدھر مار رہا ہے کوئی اُدھر مار رہا ہے کوئی ٹانگیں مار رہا ہے اس کو حال پڑھ گیا اس کے اوپر فیض آ گیا قوالی کا فیض مل گیا اس کو آپ تلاوت سنائیں وہ ایسے بیٹر بیٹر دیکھ رہا ہوتا ہے ایسے سمجھ ہی کوئی نہیں قوالیوں پر سر دوننا نعتوں پر نخرے مارنا اور اللہ کے کلام پر پتہ ہی کوئی نہیں یہ ظلم ہے ہمارا قرآن کیساتھ یہ میں آپ کو وہ حقیقت بتا رہا ہوں جو ہمارے اس دور کا سب سے بڑا مسئلہ ہے۔
نعتیں سن کر رونے والے کاش قرآن کی تلاوت پر بھی روئے پھر مزہ آئے۔

میں نے حضرت صاحب سے پوچھا

حضور یہ بتائیے کہ ایک مرید کو سب سے بڑا فیض کس حالت میں ملتا ہے؟؟

کیا وہ روزے کی حالت میں ملتا ہے؟ کیا وہ حج کرنے جائیں عمرہ کرنے جائیں وہ کعبہ کے سامنے مسجد نبوی شریف میں ہو کب ملتا ہے یا نعت سنتے ہوئے یا تلاوت میں کس وقت سب سے زیادہ فیض ایک مرید کو حاصل ہوتا ہے یہ سوال وہ کرتا ہے جس کو فیض کا چس پڑھا ہو جس کو فیض کا مزہ آیا ہو نہ یہ وہ کرتا ہے سوال کہ مجھے کب ملتا ہے وہ فیض میں اس حالت کا ذہن میں رکھوں میں نے ایک بار یہ پوچھ لیا حضور وہ کون سی حالت ہوتی ہے جب زیادہ اللہ کا کرم ایک مرید کے شامل حال ہوتا ہے تو آپ نے مجھے صرف اتنا کہا تھا بیٹا دعا کرو کہ تمہیں وہ حالت ملے نماز کی حالت میں قرآن کی تلاوت کرتے ہوئے تمہاری آنکھ سے آنسو بہہ نکلے بس آخری حالت اس سے اوپر کوئی فیض نہیں اور اگر تمہیں یہ حالت نصیب نہیں ہوئی جا بچہ جا کر ابھی محنت کرو جا ابھی جا کر ذکر کیا کرو جا جا کر محنت کرایا کر ابھی اور کوشش کرو ابھی تمہارے اندر بہت کمی ہے نماز کی حالت ہو آپ قیام میں کھڑی ہوں سورۃ فاتحہ پڑھنے کے بعد آپ سورۃ پڑھ رہی ہوں تلاوت ہو رہی ہو اس دوران آنسو آ جائیں قرآن کی تلاوت میں آنسوؤ آئیں وہ بھی نماز کے دوران کہا جی حضور سمجھ آ گئی مجھے میری منزل پتہ چل گئی اتنا پاک دل ہو گا تب ہو گا ایسے ورنہ یہ کہا لوگ اللہ اکبر کہتے ہیں نماز سے نکل جاتے ہیں۔۔ پر یاد آتا ہے کہ میں تو نماز پڑھ رہی تھی۔ تو کہاں تلاوت میں دل لگنا ہے کہاں تلاوت میں رونا آنا ہے۔ یہ تو بڑی سعادت ہے۔

اللہ تعالی اس اصول کو سمجھنے کی توفیق دے اور قرآن پاک کی اس لذت کو دل میں اتارے۔ آمین